کی سیرت اور شخصیت پر گہری نظر نہیں ڈالی ہے۔ قریب قریب ہر ایک نے اسکو ہندوستان کی جنگ آزادی کا پہلا ہیرو اور نیشنلزم کا پہلا علمبردار ٹھیرایا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ٹیپو ایک غلط ادارے یعنی بادشاہت کا نمایندہ تھا۔ اس جرم کی اسے جتنی چاہو سزا دے لو۔ مگر وہ بیچارا اتنا گیا گزرا تو نہ تھا کہ اسے آجکل کی قوم پرستی یا وطن پرستی کے تخیل سے وابستہ کردیا جائے۔ اچھا خاصا نیک مسلمان تھا اور کسی کالج میں نہیں گیا تھا۔ اُسکے سوانح حیات سے ہرگز یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ سی آر داس، اگو کھلے اور طیب جی ٹائپ کا انسان تھا۔ ہر وہ شخص جو ہندوستان میں رہ کر انگریزی سامراج کی مخالفت کرے نیشنلسٹ نہیں ہوجاتا۔ بہتر یہ ہوتا کہ ٹیپو سلطان کو اُسکے اصلی رنگ میں پیش کیا جاتا۔ اور وہ اصلی رنگ اُسکی پاکیزہ شخصی زندگی اور اس کا اعلیٰ اخلاق تھا۔ اُسکی شخصیت کی بلندی کا حقیقی جائزہ لینا ہو تو اسکو صرف انفرادی حیثیت سے دیکھنا چاہیے۔ اجتماعی کردار میں نہ وہ نیشنلسٹ تھا نہ مجاہد۔ کتاب بہر حال اس لحاظ سے یقیناً کارآمد ہے کہ ٹیپو کے بیشتر تاریخی حالات ایک جگہ مرتب کردیے گئے ہیں۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ اور جلد بھی خوشنما ہے۔

عہد حاضر کے بڑے لوگ | تالیف محمد مرزا صاحب دہلوی۔ قیمت ہر چہار حصہ دو روپے۔ دائرۂ ادبیہ، دریا گنج دہلی۔

اب تک اس کتاب کے چار حصے شائع ہو چکے ہیں۔ مصنف کے اعلان کے مطابق چار حصے باقی ہیں۔ عہد حاضر کے بڑے لوگوں میں صرف سیاسی مدبروں اور حکمرانوں کو شامل کیا گیا ہے جن میں سے بعض مر چکے ہیں اور زیادہ تر زندہ ہیں۔ لیکن ایک عجیب بات یہ ہے کہ مسلم ممالک کے ہر مشہور آدمی کو بڑا تسلیم کر لیا گیا ہے۔ پہلے چار حصوں میں دس نام ہیں جن میں سات مسلمان ہیں۔ باقی حصوں میں آٹھ مزید شخصیتوں کا ذکر ہے جن میں ایک مسلمان ہے یعنی عہد حاضر کے سولہ بڑے لوگوں میں سے خدا کے فضل سے آٹھ مسلمان ہیں۔ اگر کتاب کسی ہندو نے لکھی ہوتی تو ۱۶ میں سے ۱۲ ہندو ہوتے!